سوال

بیوی کنواری نہ تھی تو اسے طلاق دیکر اس سے حرام معاشرت کرتا رہا

جواب

لحمد للہ.

ں :

س قبیح اور شنیع عمل پر تعجب ہوتا کہ اتنی بڑی اور فحش برائی ایسے شخص سے صادر ہو جو حلال کو چھوڑ کر حرام کی طرف چل نکلے، اور صرف انتقام کے دعوی کی بنا پر دو برس تک زناکاروں میں شامل ہو کر زنا کرتا رہے.

، بھی اس پر موافق ہوا اور اس برائی کو مت روکے اور انکار نہ کرے، وہ صرف رسوائی کے ڈر اور خدشہ اور عار کی خاطر گناہ اور آگ پر راضی ہوگئی، اس طرح وہ دونوں ہی زناکاری کی زندگی بسر کرتے رہے اور لوگ اسے خاوند اور بیوی سمجھتے رہے.

م الغیوب اللہ مالک الملک پر تو حقیقت حاصل مخفی نہیں رہ سکتی، اللہ نے ان پر کتنا رحم کیا اور کس قدر حلم و بردباری کی کہ ان دونوں کو مہلت دی اور غالب مقتدر کی پکڑ نہیں آئی.

ں سے اس اقدام کی شناعت و قباحت کیسے غائب رہی، اور وہ کس طرح بھول گئے کہ زنا کی کتنی شدید سزا ہے، اور کتنا المناک عذاب ہے، حتی کہ جب رجوع اور توبہ کا وقت آیا تو بھی انہوں نے حیلہ سازی کرنا شروع کر دی اور کھلواڑ کیا، اور ایسا عمل کرنے لگے جسے انہوں نے ضمنی عقد اور شرعی نکاح شمار کر لیا!

کے دلوں میں خواہش گھر کر چکی ہے اللہ اس سے محفوظ رکھے، کنوارہ پن مفقود لڑکی سے ناپسندیدگی و کراہت اللہ کے لیے نہ تھی، بلکہ یہ تو نفسانی خواہش کے لیے تھی، اور نہ ہی حق کی طرف رجوع اس طرح تھا جو اللہ کو پسند ہے، بلکہ یہ تو اپنے نفس کو محفوظ کرنے کے لیے تھا جو برائی پر ابھارنے والا ہے، اس آدمی کو

سے دور نہیں کر رہے، کیونکہ اللہ کی رحمت تو بڑی وسیع ہے، نہ تو وہ اس گنہگار کے لیے تنگ ہے اور نہ ہی کسی اور کے لیے کم، ان کو یہی کافی ہے کہ وہ توبہ و استغفار کریں، اور اپنے پروردگار کی طرف پلٹ آئیں، اور کثرت سے ندامت اور استغفار کریں، اور انہیں علم ہونا چاہیے کہ ان کا پروردگار توبہ قبول کر

ہ ہے کہ بندے کو اپنے کمزور پوائنٹ پر متنبہ رہنا چاہیے، اور اس کے نفس میں جو بیماری ہے اس کو جان کر رکھے تاکہ وہ اسے خراب کرنے کی بجائے اس کا سدباب کر سکے اور اس کی تربیت کر لے کہ کہیں اس کا علاج مشکل نہ ہو جائے.

م :

وی کو پہلی یا دوسری طلاق دے دے اور عدت گزرنے تک اس سے رجوع نہ کرے، تو اس کے لیے وہ بیوی حلال نہیں ہوگی جب تک وہ اس کے ساتھ نیا عقد نکاح اور نیا مہر نہ رکھ لے، اور یہ عقد نکاح پوری شروط اور ارکان کے ساتھ ہونا چاہیے یعنی اس میں ولی اور دو گواہ موجود ہوں، اور خاوند اور بیوی کی

ب سے اس ضمنی ایجاب کا کوئی وزن نہیں ہے، کیونکہ ایجاب کا مقصد تو یہ ہے کہ انشاء کے طریقہ پر ہو یعنی ولی کہے کہ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح تیرے ساتھ کیا اور ہونے والا خاوند کہے کہ میں نے قبول کیا، اور ایسا نہیں ہوا، کیونکہ ولی کو علم ہی نہیں کہ نکاح ختم ہو چکا ہے تاکہ اس نکاح کی تجدید کی کوشش و سعی کر

بیوی کے مابین علیحدگی کرانا ضروری ہے حتی کہ خاوند اور عورت کے ولی کے مابین گواہوں کی موجودگی میں صحیح نکاح ہو، اور خاوند و بیوی یہ کہہ سکتے ہیں ایک طلاق ہوگئی تھی اور عدت گزرنے تک رجوع نہیں ہو سکا، یہ ایسے طریقہ سے بات ہو جس سے سمجھ آئے کہ کچھ ہی مدت قبل ایسا ہوا ہے، تاکہ وہ اپنے آپ

، وہ اولاد جو اس مدت میں ہوئی وہ ان دونوں کی طرف منسوب ہوگی کیونکہ ان کا اعتقاد تھا کہ یہ نکاح حلال ہے.

خ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

س پر متفق ہیں کہ ہر وہ نکاح جس کے بارہ خاوند کا اعتقاد ہو کہ یہ جائز ہے اس میں کی گئی وطئ میں پیدا شدہ اولاد کو اس طرف ملحق کیا جائیگا اور مسلمانوں کے اتفاق پر وہ ایک دوسرے کے وارث بھی ہونگے اگرچہ نفس الامر میں وہ نکاح باطل بھی مسلمان اس پر متفق ہیں.... کیونکہ نسب کا ثبوت نفس الامر میں یہ صحیح

بچہ بستر والے کے لیے ہے، اور زناکار کے لیے پتھر ہیں"

جس نے بھی اپنی بیوی کو تین طلاق دیں اور اس اعتقاد کے ساتھ کہ طلاق نہیں ہوئی اس سے وطئ کر لی اس نے ایسا اپنی جہالت یا پھر کسی غلط فتوی دینے والے مفتی کی تقلید میں کیا یا کسی اور سبب کی بنا پر تو اس کی طرف نسب ملحق ہوگا، اور بالاتفاق وہ ایک دوسرے کے وارث ہونگے.

ت تو اس وقت شمار ہوگی جب اس سے وطئ ترک کی جائے، کیونکہ اس نے تو اس سے وطئ اس اعتقاد کی بنا پر کی کہ وہ اس کی بیوی ہے، تو وہ اس کی بستر ہے اس لیے وہ عدت اس وقت گزارے گی جب اس بستر کو ترک کرے اور جس نے کسی عورت سے فاسد نکاح کیا وہ اس نکاح کے فاسد ہونے پر متفق تھے

ی (325/3).

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (23269) اور (101702) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

116399